اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ♦ ہفتہ میں دو بار

جماعت احمدیہ کا مسلّمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴ | نمبر ۴۸ | مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۴۵ھ

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل ناساز تھی۔ حرارت سردرد اور انتڑیوں میں تکلیف تھی۔ آج نسبتاً افاقہ ہے۔ دحشمت اللہ ۷ دسمبر)

چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور اور پیر اکبر علی صاحب وکیل (فیروزپور) کے انتخاب پنجاب کونسل میں کامیاب ہونے کی اطلاع پہنچی ہے۔ یہ ہماری جماعت کے معزز رکن ہیں ؂

نواب سر ذوالفقار علی خان صاحب اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب ہوئے۔ آپ نواب محمد علی خان صاحب کے بھائی ہیں

مقبرہ بہشتی میں اینٹوں کے کتبے ملتان سے بنوا کر منگائے گئے ہیں۔ بہت خوبصورت اور کم قیمت ہیں۔ یہ کتبے لگائے جا رہے ہیں ؂

جلسہ سالانہ کے متعلق دو باتیں

پہلی بات کیا آپ نے اب تک اپنے ذمے کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو فی الفور اسے اپنی انجمن کے سیکرٹری مال کے پاس جمع کرا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں ؂

دوسری بات آپ نے اب تک اپنے کتنے دوستوں میں جلسہ سالانہ پر قادیان دارالامان چلنے کی تحریک کی ہے۔ اور کس قدر ایسے حق پسند اصحاب آپ اپنے ہمراہ لائینگے ؂

صیغہ طبع و اشاعت

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ نومبر میں اس مضمون کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ صدر انجمن کی طرف سے شائع ہونے والے تمام اخبارات و رسالہ جات کو ایک صیغہ طبع و اشاعت کے متعلق کر دیا ہے۔ اس صیغہ کے ناظم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ہونگے۔

چنانچہ طبع و اشاعت کے متعلق اب یہ اخبارات و رسالہ جات ہیں:۔

۱۔ الفضل۔ ہفتہ میں دو بار قیمت آٹھ روپے سالانہ۔

۲۔ ریویو آف ریلیجنز اردو۔ ماہوار قیمت تین روپے سالانہ۔

۳۔ ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ ماہوار لندن سے خریداروں کو پہنچتا ہے۔ اور حساب و کتاب تبدیل پتہ کی اطلاع جہاں قادیان میں پہلے نظارت امور خارجیہ میں اس کا دفتر تھا۔ اب طبع و اشاعت میں ہو۔

۴۔ احمدیہ گزٹ۔ ماہوار رسالہ دو بار صیغہ جات صدر انجمن کی رپورٹیں و ہدایات کا مجموعہ۔ چندہ سالانہ ایک روپیہ۔ صرف احمدی مبائعین کے لئے۔

۵۔ دی سن رائز۔ انگریزی اخبار۔ مہینے میں دو بار قیمت سالانہ دو روپیہ۔ طلباء سے ایک روپیہ۔

۶۔ مصباح۔ عورتوں کا اخبار۔ مہینے میں دو بار قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے۔

۷۔ مطبع ضیاء الاسلام۔ جس میں الفضل ریویو۔ احمدیہ گزٹ اور مصباح چھپتے ہیں۔

حساب کتاب تبدیل پتہ وغیرہ کی خط و کتابت اور ترسیل زر ہر اخبار یا رسالہ کے مینیجر کے پتے سے کریں یا ناظم طبع و اشاعت قادیان لکھنا کافی ہوگا۔ اگر ایک سے زیادہ کے متعلق کام ہو۔ تو الگ الگ پرچوں پر لکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہر دفتر میں بآسانی تعمیل ہو سکے۔ اگر کارڈ پر لکھیں تو ایسے طریق سے کہ وہ حصے ہو سکے۔ اور خریداری کا نمبر ضروری دینا چاہیئے۔

انگریزی ریویو آف ریلیجنز کے متعلق اطلاع

خریداران انگریزی ریویو کو اطلاع ہو۔ کہ اب نظارت امور خارجیہ میں اس کا دفتر نہیں بلکہ صیغہ طبع و اشاعت میں ہے۔ پس ہر قسم کی ضروری خط و کتابت و ترسیل زر مینیجر انگریزی ریویو یا ناظم طبع و اشاعت سے کرنی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ پر سب صاحبان اپنا اپنا حساب لیتے آئیں۔ اور دفتر طبع و اشاعت میں جمع کرائیں۔ اور اگر کوئی رسالہ نہ ملے تو اسی دفتر کو اطلاع دیں۔ تا شکایت رفع کی جائے۔

(ناظم طبع و اشاعت)

عورتوں کیلئے شائع ہونیوالے اخبار کا نام مصباح

یہ اخبار مہینے میں دو بار یکم اور پندرہ کو نکلا کرے گا۔

۲۔ اس کا حجم سردست ۱۲ صفحے تہذیب النسواں کی تقطیع پر قرار پایا ہے۔

۳۔ قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے۔

۴۔ کوشش کی جائیگی کہ صرف عورتوں ہی کے مضامین اس میں چھپیں اور وہ خود ہی اسے چلائیں۔

۵۔ خواتین سلسلہ احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ خود اس کی خریداری کی درخواست مینیجر مصباح قادیان کے پتہ سے بھجوائیں۔ اور دوسری بہنوں کو بھی اس کی خریداری کی تحریک کریں۔ یہاں تک کہ جلد سے جلد پانسو خریدار کم از کم ہو جائیں۔ مدد بغیر شکایت نہ ہو۔ کہ ہمارے لئے الگ اخبار نہیں۔ جو بی بیاں اپنے ایثار و اخلاص کے نمونے مسجد ولایت کے لئے دکھا چکی ہیں۔ ان کی ہمت کے سامنے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

۶۔ تعلیم یافتہ خواتین سے درخواست ہے۔ کہ وہ مضامین بھجوائیں۔ کسی اسلامی مسئلہ کی نسبت سلسلہ احمدیہ کے کسی امتیازی مسئلہ کے بارے میں۔ کسی دستکاری پر۔ امور خانہ داری میں کسی اصلاح پر۔ غیر مذاہب پر۔ اسلام کی تاریخ۔ صحابہ اور صحابی عورتوں کے حالات۔ مضامین ایڈیٹر مصباح قادیان یا سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کے نام ہوں۔

(ناظم طبع و اشاعت)

دی سن رائز

انسان اپنی فضیلت کے بعض موقعہ معمولی سہل انگاری سے ضائع کر دیتا ہے۔ الفضل جب جاری ہوا۔ تو کس کو معلوم تھا۔ کہ اس کا مستقبل کیسا شاندار ہے۔ اب کئی اصحاب ایسے ہیں جن میں یہ آرزو ہے۔ کہ کاش ہم ہی اس کے پہلے خریدار ہوتے۔ مگر یہ ایک موقعہ تھا جو نکل گیا۔ اب سن رائز ہے۔ اس وقت ابتدائی حالت ہے۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ احمدیہ مسجد لنڈن کے افتتاح کے بعد یہ مغرب میں طلوع آفتاب ہدایت کا خبر رساں ہے۔ اور مغرب خواہ کتنی ترقی کرے۔ اس کے مسلمانوں کا مرکز قادیان ہی ہے۔ اور ضرور ہے کہ ایک اخبار تمام اقوام عالم کی ہدایت و رہنمائی کے لئے قادیان سے نکلتا رہے۔ اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ دی سن رائز ہی ہوگا۔

پس اس بڑ ہدایت ہماری ہالینڈ کی بہن قابل مبارکباد ہیں۔ کہ دی سن رائز کی سب سے پہلی خریدار ہیں۔ اور انہی کی طرف سے پیشگی قیمت بھی بذریعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب وصول ہو چکی ہے۔

ہندوستان میں برادر احیاء الدین صاحب طالب علم منشی کلاس

اخبار ریں ہیں جو سب سے پہلے خریدار ہوئے۔ معاونین میں سے جناب محمد فضل حق صاحب وارث جنڈولہ سب سے اول رہے۔ کہ دس روپے بھیجے۔ پانچ روپے اور دس اپنے لڑکے کے نام سن رائز جاری کرائے ہیں۔ اور باقی عیسائی لائبریریوں کے نام۔ پھر مخدوم نذیر احمد صاحب لائل پوری ہیں۔ کہ ایک پرچہ اپنے نام جاری کرایا۔ اور دو روپے لائبریری کے لئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوستو جلدی کرو۔ موقعہ ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ سن رائز کو جلد خریدو۔ قیمت پیشگی بھجواؤ۔

(ناظم طبع و اشاعت)

اخبار احمدیہ

ایک غلطی کا ازالہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن گوجرانوالہ کے متعلق اخبار الفضل ۱۹ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ میں یہ فقرہ چھپ گیا ہے۔ کہ "یہ صاحب جماعت میں نہیں" چونکہ اس فقرہ سے یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب احمدی نہیں۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ایک نہایت مخلص احمدی منشی محمد الدین صاحب داخل باقی نویس کھاریاں کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور آپ نہ صرف پیدائشی ہی احمدی ہیں بلکہ نہایت مخلص اور سلسلہ کے خاص خادموں میں سے ایک ہیں۔

میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ یہ صاحب کسی جماعت میں نہیں۔ اس سے مطلب صرف یہ تھا۔ کہ چونکہ گوجرانوالہ میں انجمن نہیں ہے۔ اس لئے براہ راست چندہ ارسال فرمایا ہے۔ اور یہ چندہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضور صاحب کی تعلیم فرماتے ہوئے بیس فی صدی کے حساب سے ارسال کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (عبد المغنی ناظر بیت المال)

تلاش مفقود ہائی سکول قادیان کی نویں جماعت کا لڑکا محمد اسماعیل نامی عمر ۱۸ سالہ لاپتہ ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کو یہ لڑکا ملا ہو۔ یا ملے۔ تو براہ مہربانی اس کو اپنے ہاں ٹھیرا کر فوراً بذریعہ تار امور عامہ کو اطلاع دیں۔ حلیہ حسب ذیل ہے:۔ رنگ سرخی مائل گندمی۔ قد میانہ۔ دائیں کلائی پر زخم یا داغ۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی پر لمبا داغ۔ آواز باریک۔ والسلام

(محمد صادق عفا اللہ عنہ ناظر امور عامہ)

اعلان نکاح ۲۲ نومبر ۱۹۲۶ء مولوی سید اختر الدین احمد صاحب نے مبلغ بارہ سو روپیہ مہر پر خود اپنی لڑکی امۃ الاحد کا نکاح پڑھایا۔ تمام بزرگان و برادران سلسلہ سے عرض ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم امر نکاح کو خاکسار کیلئے مبارک کرے۔ (دعا جو سید صمصام الدین احمد احمدی کانسونگرہ ضلع کٹک اڑیسہ)

دعائے صحت مستری محمد حسین فرشتہ ۱۶۸ کارخانہ ہوائی جہاز کراچی کی بیوی اور لڑکا محمد اشرف بخار سے سخت بیمار ہیں۔

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان ۱۰ر دسمبر ۱۹۲۶ء

ہمارا جلسہ سالانہ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

دسمبر کے آخری ایام میں ہندوستان کے طول و عرض میں کئی جگہ کئی قسم کے جلسے۔ کانفرنسیں اور کانگریس کے مجمع ہوتے ہیں مگر ہمارے جلسے کی شان جو ہے وہ سب سے نرالی اور خاص امتیاز رکھتی ہے۔ اس جگہ نہ تو کوئی بڑے بڑے کالج اور یونیورسٹیاں ہیں۔ نہ بڑے راجے مہاراجے، اور نہ بڑے بڑے سینما، تھیئٹر سیرگاہیں اور نمائشیں اور نہ بڑی بڑی تجارت کی منڈیاں اور کارخانے نہ دنیاوی کشش اور سیر و تفریح کے سامان۔ مگر ان سب سے بڑھکر خدا کی شان جو قادیان کے ہر کوچہ و مکان سے شعائر اللہ کے رنگ میں نظر آتی ہے۔ طالبانِ حق کو ہزاروں کی تعداد میں کشاں کشاں درِ محبوب پر لاتی اور یاتون من کل فج عمیق کا نظارہ دکھاتی ہے کیا ہی دلربا وہ نقشہ ہوتا ہے۔ کہ جب مرد و زن، بچے اور بوڑھے اولڈ فیشن اور نیو فیشن۔ مشرق اور مغرب کی پُر نور صورتیں۔ کوئی سوار کوئی پیادہ۔ کوئی موٹر پر اور کوئی لاری پر اور کوئی ٹانگہ اور کوئی ریڑی پر، گرد و غبار میں لت پت ہچکولے کھاتے اور استغفار پڑھتے سردی میں ٹھٹھرتے کسی دنیاوی فائدے اور نام و نمود کے لئے نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی اور اس کے دین کی خدمت اور اشاعت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور مقصد وحید یہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا نام بلند ہو دنیا سے گمراہی اور تاریکی دور ہو۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ دنیا میں مخلوق کی حقیقی خیر خواہی اگر کوئی ہو سکتی ہے۔ تو یہی ہے۔ کہ ان کو صراط مستقیم دکھایا جائے۔ جس پر چل کر خداوند کریم کے محبوب بن سکتے ہیں۔ اور یہ منظر سوائے قادیان کے جلسے کے دنیا کے کسی گوشہ میں نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالےٰ نے فی زمانہ قادیان کو نور ہدایت روحانیت اور شفا کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ اپنی بھولی بھٹکی بہنوں کو جو ابھی تک تشنہ کام ہیں۔ اس جگہ لائیں۔ تاکہ وہ اپنی پیاس بجھائیں۔ اور ان کی روحانی امراض کا دفعیہ ہو۔ میری پیاری بہنوں مردوں کو تو بہت سے موقع پند و نصائح لکچر اور تقریریں کے سننے کے مل جاتے ہیں۔ مگر مستورات عموماً اس سے محروم رہتی ہیں۔ جناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی از حد شفقت اور غریب نوازی ہے۔ کہ انہوں نے مستورات کے جلسہ کا بھی ساتھ ہی انتظام فرما دیا ہے۔ جس سے عورتیں بھی کلمۃ الحق سن سکتی اور اپنے فرائض اور ضروریات سے آگاہ ہو سکتی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ جلسہ کو پُر رونق بنائیں۔ کثرت سے شامل ہوں۔ باہمی محبت اور الفت سے تبادلہ خیالات کریں۔ اور نکتہ چینی سے باز رہیں۔ اور عورتوں کی پست حالت کو دور کرنے اور ان کو حقیقی احمدیت سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے نیک نمونوں سے دوسری بہنوں کو احمدیت کی طرف کھینچیں۔

نیکی حلیمی بردباری اور ہمدردی ایک ایسا اعلیٰ اور مجرب نسخہ ہے۔ جس سے قلوب تسخیر ہو سکتے ہیں۔ مسیحی عورتیں اپنے خلاف از عقل مذہب اور بودے عقیدے کو محض حلیمی اور ہمدردی کی مقناطیسی کشش سے پھیلاتی پھرتی ہیں۔ اور اپنے مذہب کا سم قاتل خوش اخلاقی کی انگبین میں ملا کر دیتی ہیں۔ کئی ہندو مسلمانوں کے مذہب کی جڑیں انہوں نے اپنی ہمدردی اور مروت کی تیز چھری سے کاٹی ہیں۔ حال میں ہی بنوں کوہاٹ کی رپورٹ چھپی ہے۔ کہ وہاں کے عیسائیوں نے بہت سے ہسپتال۔ مدرسے تھیئٹر اور سینما بنا رکھے ہیں۔ سنگدل پٹھانوں کو موم کر لیا ہے۔ اور اپنی میٹھی زبانوں سے اسلام کے مظالم سنا کر اور اپنے مذہب کی رحمدلی اور آزادی کے سبز باغ دکھا دکھا کر کئی گھروں کو اسلام سے برگشتہ کر لیا ہے۔ اور اپنے مشن کے ہسپتالوں میں کئی کئی خاندانوں کی رہائش کی جگہیں بنا رکھی ہیں۔

احمدی جماعت کی باہمت خاتونو! شرک و دجل کا گلا کاٹنے کے لئے حضرت مسیح موعود کے دلائل کی تلوار پکڑو۔ اس زہر کا تریاق حضرت مسیح موعود کی پاک تعلیم میں موجود ہے۔ اس تپ دق کے جراثیم کو تباہ کرنے کا دارو حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ سو جب دارالامان میں آؤ۔ تو کثرت سے اپنے مذہب کی کتابیں خریدو۔ ڈوبتوں کو ڈوبتے چھوڑ کر آپ کنارے کھڑے ہو جانا کوئی قابل تعریف کام نہیں۔ بلکہ ڈوبتوں کو بچانا اور کنارے لگانا فخر کے قابل ہے۔ بہت سی خلق خدا کو عیسائیت کا مگر مچھ نگل چکا ہے۔ بہت سی خلق خدا کے پیچھے شدھی کا دیو پڑا ہوا ہے بہت سی خدائی کو دہریت اور بے دینی کا شیر ببر ہڑپ کر رہا ہے۔ ان سب آفتوں سے نجات دلانے والی صرف ایک مسیح محمدی کی تعلیم ہے۔ ہمیں کمر ہمت باندھنی چاہیئے۔ اور وقت کو رائگان نہیں کھونا چاہیئے۔ اگر جرنیل ایک منٹ کے لئے غافل ہو جائے تو ملک کھو بیٹھتا ہے ؎

خواہم کہ خار راز پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

یہی وقت دینی خدمت کا ہے۔ دامے درمے قدمے کلمے کرنی چاہیئے ورنہ ایک لمحہ کی غفلت سو سال پیچھے ڈال دیتی ہے۔ محلوں، شہروں قصبوں میں احمدیت کی تعلیم کا پرچار کرو۔ مشنریوں کی طرح کسی کو پڑھاؤ۔ کسی کو سینا سکھاؤ۔ کسی کو دوائی دارو دو اور ساتھ ہی نرمی اور محبت سے اپنے مذہب کا بھی پرچار کرتی رہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ بھنگن ہر روز تمہارا گند صاف کرتی ہے۔ مگر تم نے کبھی اس کے دل کا گند صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔ غرضیکہ جو کوئی سامنے آئے اس پر فرض تبلیغ پورا کرنا چاہیئے۔ تاکہ خدا کی مخلوقات بدعتیوں کے زہر سے بچکر احمدیت کے حلقہ بگوش ہو جائے۔ جو کہ اسلام کا حقیقی چہرہ دکھاتی ہے۔ اور مسیح ناصری اور خونی مہدی کے بے فائدہ انتظار سے نجات دلاتی ہے۔

پھر میں مکرر عرض کرتی ہوں۔ کہ اپنے سلسلہ کی کتابیں کثرت سے خرید کر پڑھو اور پڑھاؤ۔ جو نہیں پڑھ سکتے۔ ان کو سناؤ پھر سب سے زیادہ دینی اور دنیوی معاملات میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نمونہ دکھاؤ۔ اسلام نے تبلیغ سے زیادہ اپنی حسن سلوک سے جہان کو گرویدہ کیا تھا۔ ہمیں بھی وہی اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ تاکہ مخلوقات ہمارے سچے مسیح کے دامن سے وابستہ ہو کر گمراہی کے عمیق گڑھے سے نجات پائے۔

میں نے خدا نام کی چیزیں بنانے کے لئے تحریک کی تھی۔ امید کہ میری بہت سی بہنوں نے مختلف چیزیں طیار کی ہونگی۔ وہ سب چیزیں اپنے ہمراہ لا دیں۔ اور جنہوں نے سوت کاتا ہے۔ وہ اس کے پیسے لے آویں۔ اور وہ سب کچھ اشاعت فنڈ میں دیا جاوے۔ احمدی بہنوں کا خدا کے لئے دن میں ایک دو گھنٹہ کام کرنا بھی ایک امتیازی صورت رکھے گا۔ اور باقی لوگوں پر نیک نمونہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ذوالجلال ہمیں توفیق دے کہ ہم اس غرض و غائت کو پورا کریں۔ جس کے لئے انسان بنایا گیا ہے۔ کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ صرف اپنے ہی فائدے کے کاروبار میں دن رات کے چوبیس گھنٹے نہ گذار دیں۔ بلکہ کچھ عبادت اور دین کی بھی خدمت کریں۔ جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ اور جس کا عہد ہم نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔ والسلام۔

(عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت فیصلہ مکہ

ہمارے پاس ایک رسالہ فیصلہ مکہ نام پہنچا ہے۔ جس سے بعض عجیب باتوں کا انکشاف ہوا ہے۔ اول تو یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر القرآن کے خلاف غزنویوں کو سب سے پہلے برانگیخت کرنے والے صاحب مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ہیں۔ جو اب مولوی ثناء اللہ صاحب کے دست راست اور کیا کچھ بنے ہوئے ہیں۔ بقول مؤلف رسالہ ——— لتنے اپنی آمد و رفت سے مسجد غزنویہ

کی چٹائیاں گھسا دیں۔ تاکہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر حملہ کے لئے خاندان غزنویہ اٹھ کھڑا ہو۔ دوئم یہ کہ سلطان ابن سعود کے سامنے اس نزاع کو پیش کرنے کی تجویز خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی ہے۔ رجوا ز اہل حدیث ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء) حالانکہ تازہ اہلحدیث میں بتایا گیا ہے۔ کہ مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی نے سفر حج کا ارادہ سن کر یہ تحریک کی۔ ارنہیں جھیوائی۔ اور وہاں سلطان کے آگے یہ معاملہ پیش کیا۔ روداد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ تحریک کی۔ پھر معزز اراکین جماعت کی کوشش سے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ اس جھگڑے کو فی الحال بند کر دیا جائے۔ مگر مکہ معظمہ میں پہنچتے ہی بدوران مؤتمر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی کو خط لکھا ہے۔ کہ ہم بلد اللہ الحرام میں موجود ہیں۔ آؤ ہم دونو سلطان المعظم سے درخواست کریں۔ کہ وہ ہم میں فیصلہ کر دیں۔ اس تجویز کے مطابق جب معاملہ سلطان ابن سعود کے سامنے پیش ہوا۔ تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی نے از خود یہ فتنہ اٹھایا۔ اور مکہ میں شور مچایا۔ پھر جب سلطان ابن سعود کو فریقین نے ثالث قرار دیا۔ تو جو کچھ اس کی مجلس میں ہوا۔ اسے تسلیم کرنا چاہیئے۔ روداد سے واضح ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے کہا۔ کہ آپ کی خیر خواہی اور بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ کہ آپ توبہ کریں۔ اس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب نے سمعاً و طاعۃً بھی کہہ دیا۔ مگر جب تحریری مسودہ پیش ہوا تو دستخط نہ کئے۔ اور حیدر آبادی سلام کر کے رخصت ہوئے۔ سلطان نے کہا اسے چھوڑ دو کہ چلا جائے۔ اور علماء نے جو فتویٰ دیا ہے اس کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ جناب قاضی الریاض و دار الخلافہ مملکت نجد فرماتے ہیں:-

"فلا یجوز الاخذ عنہ ولا اقتداء بہ ولا تقبل شہادتہ ولا نقلہ ولا تصح امامتہ فانی اقمت علیہ الحجۃ وأصر علیٰ مقالتہ فلا شک فی کفرہ"

نہ تو مولوی ثناء اللہ سے علم حاصل کرنا جائز ہے نہ اس کی اقتدا جائز۔ نہ اس کی شہادت مقبول نہ روایت قبول نہ امامت صحیح۔ میں نے اس پر حجت قائم کر دی۔ مگر وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ پس اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

سلیمان بن محمد بن عمود النجدی فرماتے ہیں:-

"فہو ساقط العدالۃ شرعاً من کل وجہ فیجب علی المسلمین ہجرہ و علی ولاۃ الامور زجرہ فان لم یتب فلا یسلم علیہ ولا یجالس ولا یصلی خلفہ ولا یقم علی قبرہ"

وہ (مولوی ثناء اللہ) ساقط العدالت ہے۔ اس کی شہادت نامقبول۔ پس مسلمانوں پر توبہ واجب ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے مقاطعہ کریں۔ اور حکام کا یہ فرض ہے۔ کہ اس کو زجر و توبیخ کریں۔ اور اگر توبہ نہ کرے۔ تو نہ اس پر سلام کیا جائے۔ اور نہ اس کے ساتھ مجالست ہو نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ اور نہ اس کی قبر پر دعا کے لئے کھڑے ہوں"۔

ہم سردار اہل حدیث کو ان خطابات پر جو مکہ معظمہ سے ان کو ملے۔ مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ گئے تو تھے اتنے فرمانیشی رفقاء کے ساتھ اپنی پوزیشن قائم کرنے اور لٹے یہ پروانہ لے آئے۔ کہ نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے۔ اور سلام تک نہ کہا جائے۔

اس رسالہ کے آخر میں اس الزام کے جواب میں کہ مولوی اسمٰعیل صاحب امرتسری ہیں غزنویوں نے مندرجہ ذیل مطالبات مولوی ثناء اللہ صاحب سے کئے ہیں۔ جو ایک وزن رکھتے ہیں۔ (۱) آپ نے لاہوری احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھی (۲) آپ نے فتویٰ دیا۔ کہ احمدیوں کے پیچھے نماز جائز ہے (۳) آپ نے عدالت میں تسلیم کیا کہ احمدی مسلمان ہیں (۴) آپ نے دھرم بھکشو آریہ مناظر کو احمدیوں کے خلاف اپنی کتابوں سے مدد دی۔ پس احمدی کون ہوا؟

مجدد خلافت کا حکم

ہندوستانی مولویو سنتے ہو؟

انڈین نیشنل ہیرالڈ لکھتا ہے۔ کہ:-

"انگورہ میں ٹرکش پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا۔ تو تمام افسروں اور سرکردہ اصحاب کو ایک ناچ گھر میں مدعو کیا گیا۔ یہ ظاہر ہے کہ کمال پاشا خود عورتوں کو پکڑ کر ان کے ساتھ یورپین طرز پر ناچتے رہے۔ یہ آدھی رات کا وقت تھا۔ شراب پیتے وقت کمال پاشا نے کہا کہ "میں ٹرکی کی قوم کا جام صحت پیتا ہوں"۔ ناچ کے دوران میں ایک افسر نے کمال پاشا سے شکایت کی کہ "جناب ٹرکی عورتیں ہمارے ساتھ ناچنے سے انکار کرتی ہیں"۔ کمال پاشا نے کڑک کر کہا "میں یقین نہیں کر سکتا۔ کہ ٹرکی کی عورتیں اس قدر بے حیا ہیں۔ کہ وہ ٹرکش افسروں سے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر نہ ناچیں۔ جاؤ میں حکم دیتا ہوں کہ تمام عورتیں ناچیں"۔ اس پر وہ عورتیں جو پہلے شرم و حیا سے منہ چھپائے بیٹھی تھیں۔ اٹھیں اور افسروں کے ساتھ ناچنا شروع کر دیا"۔

ایک اور اسلامی حکومت کیا فرماتی ہے

(سفیر افغانستان کی تصریحات)

افغانستان کے نئے قونصل جنرل پچھلے ہفتے دہلی پہنچے۔ ایک اخبار کے نامہ نگار سے آپ کی گفتگو ہوئی۔ کچھ حصہ نقل کیا جاتا ہے:-

"اسلام میں پردہ کا حکم نہیں" جب اخبار کے نامہ نگار نے دریافت کیا کہ پردہ کی موجودگی میں عورتیں کس طرح ترقی کر سکیں گی۔ تو قونصل جنرل نے بڑے زور سے کہا۔ کہ پردہ کے حق میں جو تعجب تھا۔ وہ دُور ہو رہا ہے۔ اور تعلیم کی اشاعت میں بہت کچھ ترقی ہو چکی ہے افغان لڑکیاں سکولوں میں مغربی لباس پہن کر جاتی ہیں۔ ان کے منہ ایک نہایت باریک کپڑے سے ڈھپے ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسلام کی شریعت میں کوئی ایسا حکم ہے۔ جو پردہ کے اڑا دینے میں مانع ہو۔ میری رائے یہ ہے کہ مغربی خیالات افغانستان میں مستحکم جگہ حاصل کر رہے ہیں۔"

سُود کا لین دین۔ نامہ نگار نے اشارہ کیا۔ کہ شائد اسلام میں سُود خوری کی جو ممانعت ہے۔ وہ افغانستان کی ترقی میں مانع ہو۔ اس کا جواب قونصل جنرل نے یہ دیا۔ کہ سُود خوری کے خلاف تعصب بھی دُور ہو رہا ہے"۔

ایک صدی بعد اسلام سب پر غالب ہوگا

الامان دہلی لکھتا ہے:-

"ایک صدی کے بعد محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مذہب دنیا کے تمام مذاہب پر غالب ہوگا" یہ الفاظ کسی حلقہ بگوش اسلام کی زبان سے نہیں نکلے۔ بلکہ یہ خیال ایک ایسے دہریہ نے جو دہریت کی تحریک کا علمبردار ہے، ظاہر کیا ہے۔ امریکہ سے دہریوں کا ایک رسالہ "ٹرتھ سیکر" نکلتا ہے۔ ٹرتھ سیکر کے معنی ہیں "متلاشی حق" اور یہ تلاش حق مسیحیت کے خلاف عقلی اور اصولی کا نتیجہ ہے۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر نے اپنے ایک مقالہ میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کہ اسلام کے فطری اصول دیکھ کر وہ اس حقیقت سے آشنا ہو گیا ہے۔ کہ دنیا ہمیشہ تاریکی میں نہیں رہ سکتی۔ اور کسی نہ کسی دن اسلام کے آغوش میں ضرور آئیگی۔ اور جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا کا وعدہ پورا ہوگا"۔

مرتدہ کے متعلق مولویوں کا فتویٰ

الجمعیۃ ۲۹ نومبر مرتدہ کی نسبت مندرجہ ذیل حکم دیتا ہے:-

"(۱) وہ کوئی جدید نکاح نہیں کر سکتی (ولا یتزوجہا مسلم ولا کافر لانہا محبوسۃ للتامل ہدایہ) (۲) اس کو قید کیا جائیگا۔ اور جب تک مسلمان نہ ہو برابر قید رہیگی (ولا تقتل ولکن تحبس حتی تسلم ہدایہ) (۳) وہ اپنے زوج اول کے سوا کسی سے نکاح نہ کر سکے گی (ولیس لہا ان یتزوج الا بزوجہا۔ عالمگیریہ) (۴) اس کو زوج اول کے ساتھ نکاح پر مجبور کیا جائیگا۔ خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو (ولکل قاضی ان یجدد النکاح بمهر ادنی بالجبر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا۔ فتح القدیر) (۵) اس کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائیگا (وتجبر علی الاسلام۔ عالمگیریہ) (۶) اس کو پچہتر کوڑے مارے جائینگے (وحکموا بجبرہا علی تجدید النکاح مع الزوج وضرب خمسۃ وسبعین سوطاً ...)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت حافظ احمد اللہ خان رضی اللہ عنہ

{کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں طیّار بیٹھے ہیں}

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء کا الفضل (جو یہاں لنڈن ۸ نومبر ۱۹۲۶ء کی صبح کو ملا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص اور صادق مہاجر صحابی حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب کی وفات کی خبر لایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

مجھ کو اپنے معزز ہمعصر الفضل کی شکایت کرنے دو۔ کہ اس کے صفحات میں سے ایک صفحہ بھی مرحوم مہاجر کی وفات پر کچھ لکھنے کے لئے نہیں؟ کیا قادیان بھر میں کوئی شخص معزز کے حالات اور کمالات کا واقف نہیں؟ اگر حالت ایسی ہے۔ (یقیناً نہیں) تو اس پر افسوس!

محبت آمیز شکایت

ایک وقت آئے گا۔ اور ہر دن ویسے قریب کر رہا ہے۔ کہ اس عظیم الشان مامور کے فیض یافتہ لوگوں کا ملنا تو محال ہو گا ہی۔ ان میں سے کسی کی وفات پر نوحہ خوانی کی کبھی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

صحابہ کی جماعت تو افسوس ہے اس قانون کے موافق یکے بعد دیگرے ختم ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک ماتم کا دن ہو گا۔ جس دن اس جماعت میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ ان کے ذکر خیر سے جماعت میں ایک جوش محبت پیدا ہوتا ہے۔ اور اخوت کی رَو کام کرتی ہے۔ اس لئے جب میں معزز ہمعصر کی اس سہل انگاری کو دیکھتا ہوں۔ تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب خاکسار عرفانی کے خواجہ تاش اور روحانی بھائی اور مخلص دوست تھے۔ میں نے غلط کہا۔ وہ سب کے دوست سب کے بھائی اور پیارے تھے۔ دارالامان سے اس بُعد اور سفر نے مجھے بعض ایسے دوستوں سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا ہے۔ جن کی یاد جب تک زندہ ہوں۔ تڑپاتی رہے گی۔ کسی لمبی تمہید کے بغیر اب میں اپنے مرحوم بھائی کا ذکر خیر کر کے تسلی پاتا ہوں۔

وطن و ابتدائی تعلیم و تربیت

حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب ناگپور (ممالک متوسط) کے رہنے والے افغان تھے۔ عربی فارسی کی پوری تحصیل کے ساتھ انگریزی کی تعلیم پائی تھی۔ اور بہت اچھی انگریزی کاروباری ضروریات کے لئے جانتے تھے۔ اور قادیان کے انگریزی خوان مہاجرین میں وہ قریباً سب سے پہلے تھے۔ ان کی شکل و صورت اور ان کے حالات ظاہری سے کوئی شخص کبھی بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ کہ وہ ایسے ذی علم بزرگ ہیں۔ اگرچہ ابتدائی زندگی کے حالات ہم کو معلوم نہیں ہیں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے۔ کہ وہ شروع سے ہی دنیادارانہ اور مومنانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ایک عملی مسلمان تھے۔ کچھ عرصہ تک ملازمت بھی کی۔ مگر اس ملازمت میں اپنی دیانت و امانت کے علاوہ انہوں نے ایک لحظہ کیلئے بھی اسلام کے ارکان کی تعمیل میں غفلت نہ کی۔ وہ ایک کافی شاپ میں (جو انگریزی سولجروں کے لئے فوج کے ساتھ ہوتی ہے۔) ملازم تھے۔ اور سب لوگ بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کس قسم کے لوگوں سے انہیں واسطہ پڑتا ہو گا۔ مگر وہ وہاں بھی ایک صادق الاعتقاد مسلمان رہے۔

قرآن مجید کے تو حافظ ہی تھے۔ حدیث کے ساتھ بھی ایک خاص عشق تھا۔ اور بعض اوقات عجیب و غریب معارف حدیث کے بیان کرتے اور اسی محبت نے ان کو ایک کٹر اہلحدیث بنا دیا تھا جب میں کہتا ہوں۔ کہ کٹر اہلحدیث تو اس سے میری مراد وہ خشک وہابی نہیں ہیں۔ بلکہ میں یہ لفظ ان کیلئے مقام مدح میں استعمال کرتا ہوں۔ وہ سنت نبوی کے اتباع کے عاشق تھے

مجاہدین میں داخلہ

چونکہ اسلام کی حقیقت اور روح ان کے اندر عملاً پیدا ہو چکی تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے کسی مبارک آنے والے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پاک صحبت کے لئے انہیں تیار کرنا تھا۔ اس لئے وہ ہر اس راہ کو اختیار کرنے کے لئے آمادہ اور کشادہ دل رہتے جو اسلام کی برکات اور فیوض کے اظہار و اشاعت کی راہ ہو۔ ان کو ابتدائے جوانی میں یہ خیال ہوا۔ اور اس وقت ایک عام رَو اس قسم کے احساس کی تھی۔ کہ مجاہدین کی وہ جماعت جو سرحد کے پہاڑوں میں رہتی ہے۔ اور حضرت سید احمد بریلوی رضی اللہ عنہ کے ظہور کی منتظر ہے۔ اعلائے کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہونے والی ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی زندگی کی غرض و غایت کا پانا اسی میں سمجھا۔ کہ وہ اس جماعت میں شریک ہو جاویں۔ چنانچہ وہ ان لوگوں میں جا ملے۔ اور کئی سال تک ان میں رہ کر اس جماعت کی مخلصانہ خدمت چندوں وغیرہ کی وصولی اور بعض دوسری صورتوں میں کرتے رہے۔

چونکہ اس جماعت کے متعلق گورنمنٹ کے خیال اچھے نہ تھے اور سچ یہ ہے۔ کہ وہ لوگ کھلم کھلا جہاد بالسیف کے لئے تیار یاں کرتے تھے۔ اس لئے ان ایام میں ان کے فدائی نہایت مخفی طریقوں سے اپنی جان پر کھیل کر ہندوستان سے چندہ لے کر جاتے۔ اور ان کی ضروریات کا سامان مہیا کرتے۔

مجاہدین کی اس جماعت کے اس خیال کو میں صحیح نہیں سمجھتا مگو میری یہ ذاتی رائے ہے۔ اور میں اس کو بدلنے کیلئے کوئی وجہ نہیں پاتا۔ کہ وہ لوگ اپنے مقصد و عقیدہ میں نہایت مخلص اور نیک نیت تھے۔ وہ یہی حق سمجھتے تھے۔ اور مخلصانہ مساعی کرتے تھے۔

صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شریعت کا احترام کرتے۔ اور نفس کشی اور ایسے مجاہدات جو سنت نبوی کے خلاف نہ ہوں۔ ان کا شعار تھا۔ حافظ صاحب ان میں رہے۔ اور اس قیام نے ان کی دیندارانہ اور مخلصانہ فطرت کو مضبوط کر دیا۔ اور اس زمانہ کے مجاہدات نے انہیں صبر اور استقلال اور قناعت کا خوگر بنا دیا۔ اور قبول حق کے لئے جرأت اور اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے واسطے تیار۔

طبیعت چونکہ سلیم اور فطرت صحیح تھی۔ انہیں ایام میں وہ اس امر کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔ کہ یہ امید رجعت ایک امید خام ہے۔ وہاں کی زندگی کو دیکھتے۔ تو

ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را

سمجھ کر پسند کرتے اور صحبت صادقین کا مزا لیتے۔ مگر جو مقصد کو دیکھتے۔ تو اسے اصل مقصد سے دور پاتے۔ اس کشمکش میں ان کی زندگی کے کئی سال گذر گئے۔

حج اور مکہ کی اقامت

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاذب ہوئی۔ اور حج کا ارادہ کر لیا۔ بلکہ من وجہ یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہاں ہی جا کر رہنا چاہئیے۔ چنانچہ اسی محبوب سفر کے لئے ہر قسم کے مصائب اور مشکلات کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے نکل کھڑے ہوئے۔ ان ایام میں (آج سے قریباً چالیس پیر) سفر حج میں وہ سہولتیں اور آسانیاں نہ تھیں۔ راستہ کی دشواریاں ایسی تھیں۔ کہ میں نے خود دیکھا ہے۔ کہ جو لوگ حج کو جایا کرتے تھے۔ تو وہ باچشم گریاں اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر رخصت ہوتے تھے۔ اور یقین یہی ہوتا تھا۔ کہ واپس نہ آسکیں گے۔ فسانوں میں جو جہازی تباہیوں کے تذکرے پڑھتے ہیں۔ حاجیوں کے جہازات ان سے خالی نہ تھے۔ بلکہ اکثر دوچار ہو جاتے۔ کیونکہ بادبانی جہاز عموماً ہوتے تھے۔ غرض ان تمام مشکلات اور مصائب کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے یہ جوان ہمت نوجوان دیار محبوب میں جا پہنچا۔ اور وہاں ہی سکونت اختیار کر لی۔ شادی بھی کر لی۔ مکہ معظمہ کی زندگی کے تفصیلی حالات میں یہاں نہیں لکھوں گا۔ صرف اس قدر کہوں گا۔ کہ مکہ معظمہ کو جو چیز انہیں لے گئی۔ وہ محض اخلاص اور شعائر اللہ سے محبت تھی۔ کوئی دنیوی غرض اور سفلی مفاد اسکی تہ میں نہ تھا۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ وہاں اس کے لئے کوئی صورت ہی ایسی نہ تھی۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ان کے وقت کا بیشتر حصہ حرم میں گذرتا۔ اور وہ نمازوں اور دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتے۔ ضروریات زندگی کے لئے کوئی کام ملازمت وغیرہ سے بھی کوئی دریغ نہ کیا۔ وہ کسی جگہ بھی ایک اپاہج کی طرح نہ رہے۔ اور نہ رہنا پسند کرتے •

تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں داخل ہوں۔ اسلئے چند سال کے قیام کے بعد وہ پھر ہندوستان آگئے۔ اور اس مرتبہ وہ مجاہدین میں شامل ہونے کے لئے نہیں گئے۔ بلکہ پشاور میں انہوں نے ملازمت کر لی۔ اور شادی بھی کر لی۔ ایک زمانہ تک وہاں رہے۔ آخر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام انہوں نے سنا۔ ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو مخالفت ہوئی۔ آج سلسلہ میں آنے والوں کو وہ ایک کہانی معلوم ہوتی ہے۔ (میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ نعوذ باللہ وہ کہانی سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک پرانی بات ہو گئی ہے۔ اور مخالفت کے ان ایام کی یاد ایک کہانی سی معلوم دیتی ہے۔ مگر وہ ایام ابتلاء حقیقی طور پر ایام ابتلاء تھے۔ پشاور کے اہل حدیث خطرناک طور پر سلسلہ کے مخالف تھے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو پشاور میں ایک ڈاکٹر جمال الدین صاحب غیر مقلد تھے۔ وہ خطرناک دشمن سلسلہ کے تھے۔ میرٹھ کے ضمیمہ شحنہ ہند پر انہوں نے بہت سا روپیہ صرف کیا۔ تاکہ وہ گالیاں دیا کرے۔

سلسلہ میں داخلہ

غرض وہ ایام ابتلاء اور عہد مخالفت تھا۔ اس طوفان بے تمیزی میں پشاور جیسی جگہ پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا کی۔ اور مردانہ وار انہوں نے اسکو قبول کیا۔ چونکہ فطرت میں سعادت اور روح میں تلاش حق کا جوش زوروں پر تھا۔ اور یہی چیز انہیں جگہ جگہ لئے پھری۔ مجاہدین میں گئے۔ تو اسی تلاش میں۔ اور مکہ معظمہ گئے۔ تو یہی جذبہ لے گیا۔ اور یہی روح پھر واپس لے آئی۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو سنا۔ انکو کوئی تردد اور تامل ہوا ہی نہیں۔ بلکہ آمنا فاكتبنا مع الشاهدين کہہ کر آگے بڑھے۔ اور ان جنگلوں اور بیابانوں پہاڑوں اور سمندروں کو جس چیز کے لئے طے کرتے پھرتے تھے۔ اور دل بیقرار کہیں ٹھہرنے بیٹھنے نہیں دیتا تھا۔ وہ آخر قادیان کی گمنام بستی میں مل گئی۔ اس آواز کو سنتے ہی قبول کیا۔ اور قبول کر لینے کے بعد......

سعادت مند روح نے فیصلہ کیا۔ کہ اب مدت تلاش ختم ہوئی۔ دنیا کی بستیاں ویرانے اور شہروں کی رونقیں اور دلچسپیاں بے مزا ہیں۔ کوئی جگہ کوچۂ محبوب کے سوا رہنے کے قابل نہیں۔ طبیعت ہر قسم کی مصیبتوں کی خوگر اور ہمت و استقلال میں ایک قوت پیدا ہو چکی تھی۔ اس لئے ہمہ شوق و آرزو بن کر ایک غیر متزلزل فیصلہ کر کے یہ کہتے ہوئے قادیان آگئے۔

حسن و خلق و دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

اس شعر کے ساتھ مجھے میرے نہایت ہی مکرم اور پیارے بزرگ بھائی قاضی ضیاء الدین مرحوم و مغفور یاد آگئے۔ وہ غالباً ۱۸۸۶ء میں قادیان ایک مرتبہ آئے۔ اور انہوں نے مسجد اقصیٰ کے محراب کے بائیں طرف یہ شعر لکھا۔ افسوس کسی نے اس دوست کے ذکر خیر کو زندہ رکھنے کے لئے ان کا فوٹو نہ لیا۔ (مجھ پر بھی یہ افسوس ہے) میں نے بارہا ان کے قابل اور لائق صاحبزادوں کو کہا۔ کہ قاضی صاحب کے حالات لکھیں۔ مگر انہیں ہمت نہیں پڑتی۔ عرفانی زندہ رہا۔ اور زمانہ نے اسے فرصت دی۔ تو اپنے اس بزرگ بھائی کے حالات بھی لکھے گا۔ ورنہ یہ یاد اور یہ خیال میرے لئے تسلی کا موجب ہوگا۔

غرض حضرت حافظ صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے آئے اور آکر بیٹھ گئے۔ اور پھر دنیا کی کوئی چیز انہیں یہاں سے نہ لے جا سکی اور بقول عرفانی

دیار احمدیہ ہو جا خاک یہ اکسیر اعظم ہے

وہ اسی خاک پاک میں جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خلیفۃ المسیح کی اتالیقی

مرحوم جب قادیان آگئے۔ تو ان ایام میں قادیان میں چند نفوس رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان ایام میں بچے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ صاحب کی تعلیم قرآن کا کام ان کے سپرد کیا۔ (عرفانی اپنی اس خوش نصیبی پر بھی فخر کریگا نہیں اس کی نسل ہمیشہ فخر کرے گی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیکراں احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ کچھ دنوں کیلئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی تعلیم کا قابل ناز موقعہ اس کو بھی ملا فالحمد للہ علیٰ احسانک۔) اور صاحبزادہ صاحب نے حافظ صاحب سے جب پاس قرآن مجید کی تعلیم پوری کی۔ تو نہایت شاندار آمین ہوئی۔ یہ پہلی آمین تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت و فضل کا ایک نشان اور آیۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آمین لکھی۔ احباب آئے۔ اور اس پر لطف اور ایمان افزا تقریب سے سعادت اندوز ہوئے۔ حافظ احمد اللہ خان صاحب نے بھی اس موقعہ پر ایک چھوٹی سی نظم لکھی تھی۔ اور میں نے آمین کا جب سب سے پہلا (اصلی معنوں میں دوسرا) ایڈیشن چھاپا۔ تو اسکے آخر میں وہ نظم درج ہے۔ (ایڈیٹر صاحب الفضل اگر اسے تلاش کر کے شائع کر دیں۔ تو بہت مناسب ہوگا عرفانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الدار میں انکو رہنے کے لئے جگہ دی۔ وہ کمرہ جو خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے مکان کو جاتے ہوئے کوچہ بندی پر ہے (جس میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب قبلہ عموماً رہا کرتے تھے۔) اس میں حافظ صاحب اپنی بیوی اور بچوں سمیت رہتے تھے۔ دو لڑکیاں ام کلثوم اور زینب بہت چھوٹی چھوٹی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ کے بعض دوسرے کام بھی وقتاً فوقتاً انہیں تفویض کر دیا کرتے تھے۔ بعض عربی کتب کے مصحح کے طور پر بھی انہوں نے کام کیا۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انکی قابلیت علمی پر کس قدر اعتماد فرماتے تھے۔ چنانچہ سر الخلافۃ کے پروف حافظ صاحب ہی پڑھا کرتے تھے۔ بعض اور کتابوں کے پروف بھی انہوں نے پڑھے ہیں۔ مگر مجھ کو سر الخلافۃ کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہے۔ بلکہ عین اس وقت جبکہ میں یہ لکھ رہا ہوں پروفوں کے اوراق اور ان کی غلطیوں کی اصلاح کے نشانات گویا میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس طرح پر ان کے دن اور رات اللہ کی یاد اور اسلام کی خدمت میں بسر ہوتے تھے۔

میرے رفیق کار

جب مدرسہ تعلیم الاسلام کی تجویز ہوئی۔ اور اس کے لئے کسی شخص کو دینی خدمات پیش کرنے کے لئے ۱۸۹۷ء کے جلسہ بیت الفکر میں پکارا گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے عرفانی کو اپنی خدمات پیش کرنے کی سعادت روزی ہوئی۔ اور آغاز ۱۸۹۸ء میں مدرسہ کا آغاز ہو گیا۔ اور میں بطور اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر اور ناظم کے ہجرت کر کے آگیا۔ تو حافظ صاحب مدرس قرآن و دینیات کی حیثیت میں رفیق کار ہوئے۔

وہ عمر میں مجھ سے بڑے اور اپنے علم و فضل اور قابلیت کے لحاظ سے بھی بدرجہا افضل۔ ان کا تقویٰ و طہارت قابل رشک و اتباع مگر انہوں نے ان ایام میں بھی اس امر کا خیال نہیں کیا۔ کہ ایک نوجوان جو کسی پہلو سے اس افسری کے قابل نہیں۔ کیوں میرا افسر بنایا گیا۔ وہ تمام امور میں میرے رفیق اور سچے مشیر و معاون تھے۔ ان ایام کی یاد قلب پر عجیب کیفیت پیدا کرتی ہے کس محبت اور جوش کے ساتھ ہم لوگ کام کرتے تھے۔ افسری اور ماتحتی کا خیال بھی نہ آتا تھا۔ صرف کام اور مقصود اصلی پیش نظر تھا۔ تعاون باہمی کی بے نظیر مثال کا عہد تھا۔ اس رفاقت کے عہد نے ہماری محبت اور اخوت کو بڑھایا۔ اور بہت بڑھایا پھر اپنے اپنے وقتوں پر ہم مدرسے الگ ہو گئے۔ اور میں اپنے قلمی جہاد میں ہمہ تن مصروف ہو گیا۔ اور حافظ صاحب یاد الٰہی میں لگ گئے۔ مختلف اوقات میں اس حق رفاقت و اخوت کی بنا پر حافظ صاحب مغفور کو الحکم کے دفتر میں بھی کام کا موقعہ ملا۔ اور الحمد للہ الحمد للہ میں آج بھی خوش ہوں۔ کہ ہم نے اس عہد کو بھی نہایت محبت اور اخلاص سے گزارا۔ میں نے جب ترجمۃ القرآن کا کام شروع کیا۔ تو حافظ صاحب مرحوم کو اسکی صحت کے لئے مقرر کیا۔ اور وہ اس غرض کے لئے لاہور وغیرہ جا کر اسے چھپنے اور تصحیح کا کام بھی کرتے رہے۔ میری ہمیشہ یہ خواہش رہی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ صحابی اگر کسی طرح میرے ساتھ یہ کام کر سکیں۔ تو میری بہت ہی بڑی خوش نصیبی ہے۔ جب مجھے کسی کام کے لئے موقعہ مل سکا۔ تو ضرورت تھی۔ یا نہیں۔ میں نے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت حافظ صاحب سے ان مختلف موقعوں پر ملکر کام کرنے میں مجھے جس امر کا پتہ لگا۔ وہ انکی دیانت۔ انکا اخلاص۔ انکی جفاکشی۔ انکی بچی اور

الکحل اور شریعت اسلامیہ

دنیائے کیمیا میں الکحل کی حیثیت نہایت اہم ہے۔ کیمیاء الاحیاء (Organic Chemistry) میں اس کو کسی دوسرے مرکب سے ثانوی حیثیت حاصل نہیں خود کیمیا کی تحقیق بہت حد تک اسی کی شرمندہ احسان ہے۔ اگر یہ محلل محققین کیمیا کے ہاتھوں میں نہ ہوتا۔ تو بہت سی ایجادات ابھی تک عالم شہود کی بجائے عالم غیب سے متعلق ہوتیں۔ دنیائے طب میں اس کی حیثیت خزانہ طب کے جزو لاینفک کی ہے۔ قدرتی نباتات، جڑی بوٹیوں، کچی دھاتوں وغیرہ سے دوائی اجزاء کے استخراج کے لئے بطور محلل کے استعمال ہوتی ہے۔ سینکڑوں دوائی اجزاء بجز الکحل کے کسی دوسرے بے ضرر محلل میں حل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے بہت سی دواؤں کی ساخت میں اسکو شامل کرنا ناگزیر ہوتا ہے۔ جلد پر ضماد کرنے کی بہت سی دوائیں اسی میں تیار کی جاتی ہیں۔ کاروباری زندگی کی طرف آیئے۔ تو یہاں بھی اس کے بغیر چارہ نہیں۔ نقاش اپنی نقاشی کے لئے اس کا محتاج ہے۔ نجار لکڑی کا فرنیچر تیار کرتا ہے۔ تو اس پر پالش کرنے کے لئے الکحل کے استعمال کے سوا چارہ کار نہیں۔ اور پھر گھروں، دیوان خانوں اور جلسہ گاہوں کے علاوہ مسجدوں اور خانقاہوں کی آرائش بھی اس کے بغیر خوشنما نہیں ہو سکتی۔ غرض الکحل ایک ایسی شئے ہے۔ جو نہ صرف تہذیب و تمدن کا لازمہ ہے۔ بلکہ بہت حد تک ضروریات زندگی اس سے وابستہ ہیں۔

بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اسلام کی مذہبی ہدایات کی بناء پر اس کا استعمال مخدوش اور مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ حرام تک قرار دیدیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یا تو یہ ہوتا ہے۔ کہ تہذیب اور تمدن کے متوالے ابنائے ملت مذہب کو تمدن و معاشرت کے منافی پا کر اس کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر متنفر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی اساطیر الاولین سے زیادہ وقعت نہیں سمجھتے۔ اور یا دوسری طرف مذہب کے نام کے عشاق، تہذیب اور تمدن کو شیطان کا چرخہ اور دجال کا جال قرار دیکر اس کے نام تک سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور کنج تنہائی اور عزلت کی طرف، فرار کے بغیر اپنے لئے مفر نہیں دیکھتے۔ یہ دونو انتہا پسندی کی مثالیں ہیں۔ اور انتہائیں بہتر نہیں۔ خیر الامور اوسطہا۔ یہ کشمکش اور باہمی منافرت، بعد و تضاد کی خلیج کو حد اجابت تک وسیع کر دے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مذہب و تہذیب اور شرع و معاشرت مخالف و متضاد نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں۔ باقی انسانوں کا یہ کنگر کا بیر نہیں۔ بلکہ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ میری دلی تمنا ہے۔ کہ یہ دونو روٹھے ہوئے گروہ مل جائیں۔ ان کی غلط فہمیاں رفع ہوں۔ اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر امت وسطا کے مہربان آغوش میں آ بیٹھیں۔ اسی نیت سے میں نے الکحل کے متعلق اپنے تحقیقاتی خیالات کو جمع کیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ ارباب نظر اس کو تدبر اور تعمق کے ترازو میں مخالف مواد سے موازنہ کریں۔ اور ان پر نہایت نیک نیتی اور فراخدلی سے تنقید کریں۔ اگر میں غلطی پر ہوں۔ تو ہر وقت اپنی غلطی واپس لینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اگر میری گذارشات بحث کے معیار پر پوری اتریں۔ تو انشاء اللہ ان کی اشاعت ملت و مذہب کی ایک حقیر خدمت ہوگی۔

اس میں کسی کو بھی اختلاف کی گنجائش نہیں۔ کہ شراب قطعی طور پر حرام ہے اور معنوی حیثیت سے خبیث بلکہ ام الخبائث ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ شراب نجس اور ناپاک ہے۔ اور پھر چونکہ الکحل شراب سے ماخوذ ہے۔ اس لئے شراب کے حکم میں ہے۔ اور جس کسی چیز میں اس کی قلیل سے قلیل مقدار بھی پائی جائے۔ وہ حرام اور خبیث اور ناپاک ہے۔ اس استنباط کا سلسلہ بہت دور تک چلا جاتا ہے۔ یعنی جس کام میں الکحل استعمال ہو، وہ ناجائز اور بالآخر مغربی طب و علاج ناجائز اور حرام۔ یہ تمام دعاوی اور ان کی دلائل غور طلب ہیں۔

یہ صحیح ہے۔ کہ ایک قسم کی الکحل شراب سے مستخرج ہے۔ لیکن اس کو شراب کے حکم میں داخل کرنے کا دعویٰ تشنۂ دلیل ہے۔ قسم اور حکم کا اطلاق عرف پر ہوتا ہے ماہیت پر نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی قسم کھائے۔ کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔ تو مچھلی یا بیضہ مرغ کھانا اس کی قسم کے منافی نہیں۔ کیونکہ عرف میں مچھلی اور بیضہ مرغ گوشت نہیں کہلاتے۔ حالانکہ ان کی ماہیت وہی ہے۔ ایک اور مثال لیجئے۔ پیشاب کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس سے ملوث ہو کر کپڑا حکماً ناپاک ہو جاتا ہے۔ کیمیائی تحلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیشاب کے ضروری اجزا پانی، یوریا، نمک وغیرہ ہیں۔ یہ سب اجزاء کم و بیش مقدار میں پسینہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن پسینہ آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ ہی پسینہ میں شرابور ہو کر بھی کپڑا حکماً ناپاک قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ پیشاب کی ماہیت پسینہ میں موجود ہے۔ اسی طرح الکحل، شراب کا ایک لطیف جزو تو ہے۔ لیکن شراب کی طرح کبھی بھی حصول سرور و نشاط کی غرض سے نہیں استعمال ہوتی۔ اور جو نتائج بد شراب سے ہوتے ہیں۔ وہ کبھی الکحل سے حاصل نہیں کئے گئے۔ اس لئے عرفاً اور لہذا شرعاً اس پر لفظ خمر یا شراب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

شراب (خمر) کیا ہے؟ اربعین النووی میں ہے۔ عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر قال علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد ایہا الناس انہ نزل تحریم الخمر وھی من خمسۃ من العنب والتمر والعسل والحنطۃ والشعیر والخمر ما خامر العقل یعنی فرمایا کہ شراب حرام ہے۔ اور وہ عام طور پر پانچ چیزوں، یعنی انگور، کھجور، شہد، گیہوں، جو وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔ اور شراب کی جامع تعریف یہ ہے۔ کہ وہ عقل کو کھو دے۔

مذکورہ بالا شکر یا نشاستہ دار اشیاء کو ایک خاص درجہ حرارت پر جراثیم خمیر کی موجودگی میں تخمیر کیا جاتا ہے۔ تو شکر یا نشاستہ کی قلب ماہیت ہو جاتی ہے۔ جب اسے کشید کیا جاتا ہے۔ تو یہ تبدیل شدہ شکر یا نشاستہ (یعنی الکحل) بعض دیگر اجزاء اور خوشبو ساتھ کھینچ آتی ہیں۔ اس کو زیادہ صاف کر کے چند اجزائے مفرحہ کے مزج و آمیزش کے بعد پختہ کرنے کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ اور جب اس میں حسب پسند ذائقہ و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اسے سرور و ادراک کی خاطر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نشے کو خمر شراب۔ مثلاً بادہ دخت رز وغیرہ کے نام دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک یہ بات ہے۔ کہ پینے سے کچھ چسکا لگ جاتا ہے۔ پس وہ اسی کا ہو رہتا ہے۔ اس کو پی کر بے خود ہونے والے رفتہ رفتہ خود اسی کیلئے بے خود ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ کہیں کے نہیں رہتے۔ اس کے استعمال سے اعتدال کی نہایت نازک حدود کے اندر رہ کر چند ایک فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ذہنی قوت کی جلا، ہاضمہ اور اشتہا کی تیزی وغیرہ۔ لیکن اس کی برائیوں کی فہرست اتنی طویل ہے۔ اور اس کی مضرت کا پلہ اتنا بھاری ہے کہ اس کی حسنات ان کا پاسنگ بھی نہیں بن سکتیں۔ کما قال تعالیٰ فیہما اثم کبیر و منافع للناس، واثمہما اکبر من نفعہما۔

غالباً یہاں اس اجمال کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ کہ شراب ناب افراد کے لئے وہ سم شیریں ہے۔ جو ان پر بیک وقت اخلاقی بیماریوں، جسمانی ہلاکتوں اور مالی تباہیوں کا باعث ہو سکتا ہے۔ جسم قوم و ملت کے لئے یہ وہ بلاء ناگہانی وہ تیغ شعلہ ریز ہے۔ جو اس کا بند بند اور جوڑ جوڑ جدا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر۔ اور یہ خمر خمار، وہ سحر ہے۔ جو اپنے مبتلا کی روحانی آنکھوں کو اس حق کے دیکھنے سے اندھا اور اس جذبہ حب اللہ کو محسوس کرنے سے بے حس کر دیتی ہے۔ جو خالق سے مخلوق کو مربوط کئے ہوئے ہے۔ و یصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ۔

شراب کا اثر براہ راست دماغ کے ان حصص پر ہوتا ہے۔ جو عقل و خرد، فہم و ادراک یعنی اعلیٰ ملکیت کے خزائن ہیں۔ اس کے اثر سے دو حصص اس طرح اثر پذیر ہوتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے سب سے اعلیٰ اور سلسلہ ارتقاء میں سب سے آخر پیدا ہونے والی ملکی قوت ماؤف ہو جاتی ہے۔ مثلاً احساس ذمہ داری حسب اصل مفقود ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کم درجہ کی ملکی قوت سلب ہوتی ہے۔ اور علی ہذا قانون تنقیص کے ماتحت ایک ایک کر کے ملکی قوتیں مختل ہو جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سفلی حیوانی اور شہوانی قوتیں بے لگام ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں انتہائی تحریک و برانگیختگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس عقلی بے ہوشی کے میدان میں مبتلائے شراب زنا، چوری، قتل و غارت جیسے بڑے سے بڑے اور خبیث سے خبیث گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اسی باعث شراب کو ام الخبائث کہا گیا ہے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مروی ہے۔

مسلمانوں کو ان جسمانی، نفسی، روحانی، اقتصادی، اور پھر تمدنی خرابیوں سے مضرت رساں نشے کے مسموم اثرات سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے تو یہ کھول کر بتا دیا۔ کہ اس نشے میں خوبیاں بھی ہیں۔ لیکن اس کی برائیاں خوبیوں سے کہیں بڑھی ہوئی ہیں۔ یعنی بالفاظ دیگر اس کے غیر معتدل استعمال سے روکا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حاوی علی الکل علم کے علاوہ ہمارے محدود تجربہ و مشاہدہ سے بھی یہ بات غیر مشتبہ اور قطعی طور پر ثابت ہو گئی۔ کہ انسان کی کمزور اور حریص طبیعت اس بارے میں اعتدال پر نہیں رہ سکتی۔ تو اس کا استعمال قطعی طور پر حرام اور ناجائز قرار دے دیا گیا۔

شراب کئی طرح سے پی جاتی ہے۔ کبھی خالص کبھی ملاوٹ کے ساتھ۔ ملاوٹ کی چیزیں پانی، سوڈا، برف، عرقیات اور دیگر ذخیات ہیں۔ بعض لوگ اس بہانے اور تاویل سے پی سکتے تھے۔ کہ شراب کی مقدار سے زیادہ حلال اور طیب لوازم کی آمیزش کر لی اور کہہ دیا کہ ہمارے مشروب میں حلال جزو غالب اور حرام مغلوب ہے۔ اس لئے اس کے استعمال میں کیا حرج ہے؟ اس لئے رسول خدا (فداہ ابی و امی) نے صاف صاف فرما دیا۔ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ جس کی تفسیر قاضی شوکانی اور طحاوی نے کما حقہ کر دی ہے کہ

خواہ شراب میں کیا کچھ، اور کتنا کچھ بھی ملا کر کیوں نہ ہو۔ یہ حرام ہے یہ حرام ہے۔

رہا نجاست اور ناپاکی کا سوال تو اس کا کوئی نقلی ثبوت نہیں۔ بعض لوگ اس فرمان ربانی کو بطور استدلال پیش کرتے ہیں۔ کہ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان، فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ لفظ رجس معنوی پلیدی کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اور اس سے بعض اوقات وہ ناپاکی بھی مراد ہوتی ہے۔ جس کو چھونے سے ہاتھ، اور جس کے لگ جانے سے کپڑا ناپاک ہو جائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہاں کیا معنی مراد ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس آیت کریمہ میں یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ کہ جوا کھیل کر یا پانسے کے تیر پھینک کر، یا استھانوں کی تعظیم بجا لا کر ہاتھ خوب صابن سے دھو لیا کرو۔ بلکہ ان سب چیزوں کو معنوی خرابیوں کے سبب قابل اجتناب بتایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی اگلی آیت میں برائیاں کھول کر بھی بتا دی گئی ہیں۔ ام الخبائث کے مفہوم کی تشریح بھی اوپر کر چکا ہوں۔ لفظ ام الخبائث کا اطلاق، ان معنوں میں نہیں ہے۔ کہ اگر کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے اسے آٹھ مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ تو شراب کا ایک قطرہ گرنے سے سو مرتبہ دھونا لازم ہوگا۔

آیئے اب الکحل کی ماہیت پر غور کریں۔ الکحلوں کی ایک نہایت طویل فہرست ہے جن میں میتھل (Methyl) ایتھل (Ethyl) پروپل (Propyl) بیوٹل (Butyl) وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ سب آکسیجن، ہائیڈروجن اور کاربن کے مرکب ہیں اور ہر ایک کا مبداء اور مخرج الگ الگ ہے۔ مثلاً میتھل لکڑی سے۔ تو ایتھل شکر یا نشاستہ سے تیار ہوتی ہے۔ وقس علیٰ ہذا۔ ان سب کے خواص میں ایک گونہ مشابہت ہے۔ جیسے ایک خاندان کے افراد کی شکل و صورت، عادات اور اطوار میں یگانگت سی ہوتی ہے۔ یہاں ہمیں محض ایتھل الکحل سے بحث ہے جس کو خمیر اٹھانے پر حاصل کرنے کے لئے شکر یا نشاستہ کی تخمیر کی جاتی ہے۔ البتہ اسے کشید کرنے کی ضرورت نہیں۔ قدرتی طور پر ہی الکحل تھوڑی سی مقدار میں انگور کھجور اور کشمش میں پائی جاتی ہے۔ خمیری روٹی پکانے کے لئے جب آٹے کو خمیر کیا جاتا ہے۔ تو تھوڑا سا نشاستہ تحلیل ہو کر الکحل اور کاربانک ایسڈ گیس پیدا کرتا ہے۔ یہ گیس ہی خمیری روٹی کو مسام دار بناتی ہے۔ اور الکحل خمیری روٹی کو پکانے کی حرارت سے اڑ جاتی ہے۔ چنانچہ الکحل ایک خاص کیمیائی مرکب ہے۔ جو ایک طرف تو شراب جیسی حرام چیز اور دوسری طرف انگور، خمیری روٹی اور نبیذ جیسی حلال اور طیب چیزوں میں پائی جاتی ہے الکحل کا شراب کے حکم میں نہ ہونے کا ایک مزید ثبوت یہ ہوا۔ کہ شراب کی تو ہر قلیل سے قلیل مقدار حرام ہے۔ لیکن ہر وہ چیز حرام نہیں قرار دی گئی جس میں الکحل موجود ہے۔

نبیذ کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور کیمیائی امتحان سے نبیذ میں الکحل ثابت ہوتی ہے۔ گرمیوں میں تیسرے دن نبیذ میں الکحل کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ صریح سکر پیدا ہونے لگتا ہے۔ اس وقت نبیذ پہلے مکروہ اور پھر حرام ہو جاتی ہے

اس سے ثابت ہوا۔ کہ کسی چیز میں الکحل کا پایا جانا اسے حرام نہیں قرار دیتا بلکہ جس وقت الکحل کی مقدار اس قدر بڑھ جائے۔ کہ سکر پیدا ہو جائے اس وقت وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی خمر کی تعریف "ماخامر العقل" قواعد اللغت تک صحیح ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس کی تعبیر "مافیہ الکحل" سے کرنے لگے۔ تو یہ سراسر غلطی ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ

(۱) الکحل شراب کے حکم میں نہیں۔ اس لئے کہ (الف) الکحل عرفاً شراب نہیں (ب) کئی ایسی چیزیں جن میں الکحل موجود ہے۔ تصریحاً کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حلال ثابت ہیں۔

(۲) حرمت کا معیار سکر ہے۔

(۳) نہ تو الکحل اور نہ خود شراب ہی ان معنوں میں نجس و ناپاک ہے کہ اس کے چھوئے جانے سے ہاتھ اور اس کے لگ جانے سے کپڑا حکماً ناپاک ہو جائے۔

اس سے یہ مستنبط ہو سکتا ہے۔ (۱) کہ پینے کی ادویہ میں اگر ناگزیر ہو۔ تو الکحل کا استعمال اتنی مقدار میں جائز ہے۔ جس سے سکر پیدا نہ ہو۔ البتہ شراب ہر مقدار میں حرام ہے۔ اور اس کا سوائے اس صورت کے استعمال جائز نہیں جب کہ اس کے بغیر جان نہ بچ سکے۔ اور وہ بھی محض بقدر ضرورت (غیر باغ ولا عاد)۔ (۲) چونکہ الکحل یا شراب ناپاک اور پلید نہیں۔ اس لئے جلد پر ضماد کرنے والی دواؤں کو الکحل وغیرہ میں تیار کرنے میں شریعت ہرگز مانع نہیں۔ اسی طرح فرنیچر کی پالش، اور نقاشی کے لئے الکحل کے استعمال کی اجازت بلاخوف تردید دی جا سکتی ہے۔

علماء دین اور نقادان شریعت غرّا میری معروضات کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر کس کر دیکھیں، اور کھوٹے کھرے میں تمیز فرما دیں۔ اگر میری غلطی ثابت ہو تو میں ہر وقت اصلاح قبول کرنے کو تیار ہوں۔ اور اگر میری گذارشات صحیح ہیں۔ تو انشاء اللہ ان کی اشاعت مذہب و تہذیب کے درمیان حائل ہونے والی خلیج کو پاٹنے کی ایک مفید کوشش ثابت ہوگی۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت، وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

(یحییٰ محمد عبدالقوی متعلم میڈیکل کالج لاہور)

مسیح ہندوستان میں

ایک مضمون اخبار الفضل میں میرا چھپا ہے۔ جو بمبئی کے اخبار گجراتی جام جمشید سماچار کے ایک تار کا ترجمہ تھا۔ اس کے بعد اسی مضمون پر زیر سرخی "کیا مسیح گوتم بدھ کے شاگرد تھے" تین ٹکڑوں میں چھپا ہے۔ بڑا لمبا چوڑا مضمون ہے۔ مورخہ ۶-۱۳-۲۰ر نومبر کے تاریخوں میں اسی ہیڈنگ کے نیچے چھپا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ روسی سیاح مسٹر نوٹوویچ تبت میں دوران سیاحت میں گیا۔ وہاں وہ بیمار ہوا۔ خانقاہ ہمیس واقع تبت میں اس کا علاج معالجہ ہوتا رہا۔ اسی دوران میں کتب خانہ میں ایک کتاب پالی زبان میں ہاتھ کی لکھی ہوئی اس کو دکھائی گئی۔ جس میں مسیح کے حالات تھے۔ بیمار ہونے کی حالت میں سیاح مذکور کو وہاں پر چار و ناچار رہنا پڑا۔ اس وقت میں درمیان میں اس نے اسی کتاب کا ترجمہ اپنی روسی زبان میں اتار لیا۔ پھر یورپ گیا۔ پادریوں کو کتاب بتلائی بڑے بڑے پروفیسروں اور یورپی علماء کو دکھلائی اور شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ سب لوگوں نے اس کو اس بات سے روکا لیکن ایک عرصہ کے بعد اس نے امریکہ میں اس کتاب کو انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔

اس کتاب میں ۱۴ باب ہیں۔ باب اول شامی تجار کی زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کی خبر باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ و جلال کے واقعات۔ باب چہارم مسیح کی پیدائش۔ باب پنجم مسیح کا ہندوستان کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا۔ اور سیر و سیاحت ہند باب ششم برہمنوں کی مسیح پر خفگی۔ باب ہفتم میں بت پرستوں کا بت پرستی چھوڑ کر مسیح کے پیرو بننا اور برہمنوں سے مباحثات مذہبی۔ باب ہشتم مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔ باب نہم مسیح کا ۲۹ سالہ عمر میں شام پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔ باب دہم مسیح کے تبلیغی حالات اور یہودیوں کا مسیح کو دکھ دینا۔ باب یازدہم۔ یہودیوں کا حاکم وقت کے پاس فریاد کرنا اور مسیح کو عدالت میں جواب دہی کے لئے مجبور کرنا۔ باب دوازدہم مسیح کے پیچھے جاسوسوں کا پھرنا۔ باب سیزدہم۔ تین سال مختلف ممالک شام کے شہروں میں مسیح کے تبلیغی حالات۔ باب چہاردہم ۳۳ سالہ عمر میں مسیح کا صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ نہ تین دن قبر میں رہنے کا ذکر۔ نہ آسمان پر جانے کا ذکر۔

(دعاگو خاکسار۔ اسماعیل آدم)

زنانہ نمائش گاہ بر جلسہ سالانہ احمدی خواتین

اگلے جلسہ پر بہنوں کو معلوم ہوگا۔ کہ معظم و مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے نوٹ میں تحریک کی تھی کہ اگر عورتوں کے پاس چندہ کیلئے زیادہ مال نہ ہو۔ تو وہ اپنی دستکاری سے دین کے اس ضروری کام میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اس کی نسبت بہت سے مضامین اور مشورے بھی بہنوں نے اخبار میں دیکھے ہونگے۔ بعض بہنوں نے (حیدرآباد دکن یا شاہجہانپور سے) اور قادیان کی بعض بہنوں نے چیزیں مہیا کر دیں! جن کی نمائش بھی جلسہ پر انشاء اللہ ہوگی۔ باقی بہنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد دستکاری کی چیزیں بھجوائیں۔ نیز امۃ الحی لائبریری کے لئے جن بہنوں کا وعدہ تھا وہ بھی جلد اپنا وعدہ ایفا کریں۔ اور کتابیں بھیج کر اس عزیزہ محترمہ کی یادگار کو بارونق بنائیں۔ کتابیں جلسے سے پہلے سکرٹری صاحبہ لجنہ کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ والسلام۔

(ناچیز سکینۃ النساء از قادیان دارالامان)

پروگرام جلسہ سالانہ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

وقت	مضمون	مقرر
	پہلا دن مورخہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء بروز اتوار	
	پہلا اجلاس	
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ بجے " ۱۰ بجے "	خطبہ مجلس استقبالیہ	ناظر صاحب ضیافت
۱۰ " " ۱۱ " "	تقویٰ و تزکیہ نفس	مولوی سید سرور شاہ صاحب
۱۱ " " ۱۲ " "	شمائل نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ..	میر محمد اسحٰق صاحب
۱۲ " " ۱ " "	۱۹۰۱ء سے قبل حضرت مسیح موعود کی کتب کی منسوخیت کی حقیقت	شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک۔	
	دوسرا اجلاس	
۲½ بجے سے ۳½ بجے تک	ہندو تہذیب و تمدن پر اسلام کا اثر	شیخ محمد یوسف صاحب
۳½ " " ۴½ " "	حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ کر مشرق کی طرف آنا اور اس کے دلائل	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۴½ " " ۵ " "	روس و بخارا کے تبلیغی حالات	مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل
	دوسرا دن ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء بروز سوموار	
	پہلا اجلاس	
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ " " ۱۰½ " "	موجودہ زمانہ میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی کوششیں اور ان کے مقابلہ کا طریق	چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء
۱۰½ " " ۱۱½ " "	بیعت کی غرض و غایت اور اس کے فوائد	حافظ روشن علی صاحب
۱۱½ " " ۱ " "	صحابہ کرام و صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قربانیاں	حکیم خلیل احمد صاحب
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک	
	دوسرا اجلاس	
	اڑھائی بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ شروع ہوگی۔	
	تیسرا دن ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء بروز منگل	
	پہلا اجلاس	
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ " " ۱۰½ " "	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مفتی محمد صادق صاحب
۱۰½ " " ۱۱½ " "	ہندوستان کی اچھوت اقوام کے حالات اور ان میں تبلیغ کی اہمیت اور اس کا طریق	چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے
۱۱½ " " ۱۲½ " "	صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۱۲½ " " ۱ " "	صیغہ جات کی کارگزاری پر تبصرہ	ناظر صاحب اعلیٰ
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک۔	

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اڑھائی بجے شروع ہوگی

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

وقت	مضمون	مقرر
	پہلا دن ۲۶ دسمبر بروز اتوار	
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ " " ۱۲ " "	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ..	حافظ روشن علی صاحب
۱۲ " " ۱ " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ نشانات	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے دو بجے تک	
۲ بجے سے ۳ بجے تک	شمائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مفتی محمد صادق صاحب
۳ " " ۴ " "	وعظ	مولوی سید سرور شاہ صاحب
	دوسرا دن ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء بروز سوموار	
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ " " ۱۱½ " "	اصلاح رسومات	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
	ساڑھے گیارہ بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی شروع ہوگی۔	
۲ بجے سے ۲½ بجے تک	تبلیغ اسلام کا حق عورتوں پر	سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ
۲½ " " ۳ " "	احمدی مستورات کو چند نصائح	دختر ملک برکت علی صاحب
۳ " " ۴ " "	احمدی مستورات کے فرائض	اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب
	تیسرا دن ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء بروز منگل	
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ " " ۱۱½ " "	حفظان صحت	ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب
۱۱½ " " ۱۲½ " "	وعظ	قاضی سید امیر حسین صاحب
۱۲½ " " ۱ " "	اخلاق فاضلہ	اہلیہ حافظ روشن علی صاحب
	ایک بجے سے دو بجے تک نماز ظہر و عصر	
۲ بجے سے ۳ بجے تک	رپورٹ لجنہ اماء اللہ و تقریر اراکین لجنہ کے لئے سال آئندہ	سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ
۳ " " ۳½ " "	[illegible] تیار کرنا [illegible] سلسلہ احمدیہ	

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

شکریہ مہمان نوازی

دار الامان میں مع الخیر تین ماہ کے سفر کے بعد پہنچ کر میں ان تمام احباب کا وفد کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے تبلیغی جلسوں کو کامیاب بنانے اور مبلغین کو آرام پہنچانے کی کوشش میں اپنے وقت و روپیہ کی قربانیاں کی ہیں۔ میں سفر کی رپورٹ مرتب کر رہا ہوں۔ اور برادران برما، بنگال، مشرقی بنگال، اوڑیسہ، بہار کے سپاسنامہ جات اور یادداشتوں کو مرتب کر کے حضرت اقدس کے حضور ان شاء اللہ جلد پیش کروں گا۔

عبد الرحیم نیر - قادیان

نئے سال کے نئے تحفے (اشتہارات)

الواح الہدیٰ

اسلامی اخلاق۔ اسلامی زندگی۔ اسلامی دستور العمل

یہ کتاب مذکورہ بالا تین مضامین پر لکھی گئی ہے اسمیں کئی ابواب ہیں ہر ایک باب میں پہلے آیات قرآن مجید کا ترجمہ دیا ہے۔ پھر احادیث صحیحہ کا ترجمہ ہے۔ کتاب کیا ہے۔ مکارم الاخلاق ہے جس کے اتمام کے لئے حضرت نبی کریم کی بعثت ہوئی۔ کی پوری پوری راہنمائی ہے۔ اسمیں اسلام کی صحیح تہذیب دکھائی ہے۔ یہ دکھایا ہے کہ ایک مومن کو کیونکر زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ ہر شعبہ حیات کے متعلق اسلامی ہدایت منقول ہے۔ نو مسلموں کے لئے۔ بچوں۔ جوانوں بوڑھوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ انشاء اللہ

یاد رکھئے۔ یہ کتاب آپ کیلئے قومی بک ڈپو تالیف و اشاعت شائع کریگا۔ (۲) یہ کتاب ۲۰×۲۶ کے قریباً دو سو صفحے ہوگی (۳) یہ کتاب قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی مرتبہ ہے۔

تقریر جلسہ سالانہ

یہ وہ معرکۃ الآراء اور حقایق و معارف سے لبریز تقریر ہے جو سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء فرمائی تھی۔ جن دوستوں نے اسے سنا تھا۔ وہ اس مضمون کی اہمیت کو خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور نے اس میں کسقدر ضروری اور اہم باتیں بیان فرمائی تھیں۔ کہ جن پر عمل کر کے انسان نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی بدیوں سے نجات پا سکتا ہے بلکہ حضرت اقدس کے بیان کردہ طریقوں پر چلکر اپنے اندر اعلیٰ درجہ کے اخلاق بھی پیدا کر سکتا ہی نہیں بلکہ روحانیت میں بھی کمال درجہ کی ترقی کر کے باخدا انسان بن سکتا ہے۔ اس اہم بالشان اور بیش قیمت مضمون کے متعلق مزید لکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ احباب اسکی اہمیت اور ضرورت کو خوب سمجھتے ہیں۔ یہ تقریر بعد نظر ثانی زیر طبع ہے۔ خدا نے چاہا تو احباب کو جلسہ سالانہ پر تیار ملے گی۔

ہفوات کا جواب

کچھ عرصہ گذرا ایک شیعہ نے ہفوات المسلمین نام کی کتاب لکھ کر شائع کی تھی جسمیں اسنے مسلمان کہلاتے ہوئے بھی آریوں اور عیسائیوں کی طرز اختیار کی۔ احادیث کا غلط مفہوم ظاہر کر کے حضرت نبی کریم۔ امہات المومنین اور دیگر ائمہ اسلام پر سب و شتم کی بوچھاڑ کی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے اور ناواقفوں کو گمراہ کرنے کیلئے اس کتاب سے خاطر خواہ مدد لی۔ چونکہ اس گمراہ کن تصنیف سے بد اثر ہونیکا اندیشہ تھا اسلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس نے اسکے جواب پر قلم اٹھایا۔ اور انکے ایک ایک اعتراض کو مختلف طریق سے رد کیا حضور نے اس جواب میں بہت احادیث کے فوائد اور انکی صحیح اور اصل پوزیشن کو واضح کیا اور ائمہ حدیث کی کوششوں اور محنتوں کے نتائج تحریر فرمائے ہیں۔ سوال حضرت نبی کریم اور امہات المومنین پر لگائے گئے اتہامات کی بھی پوری تفصیل اور پوری کھول دی ہے۔ یہ کتاب جلسہ سالانہ تک چھپکر تیار ہو جائے گی۔

مینیجر بک ڈپو قادیان۔ پنجاب

قادیان میں چاہی اراضی رہن ملتی ہے

(۱) قادیان میں ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں زمین ہے۔ اور جو ۲۵ فی گھماؤں پر سالانہ ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ چار ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

(۲) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً ستائیس گھماؤں زمین ہے اور وہ ۲۰ فی گھماؤں ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار میں رہن ملتا ہے۔

(۳) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں اعلیٰ زمین ہے اور وہ ۲۵ فی گھماؤں سالانہ ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

سرکاری لگان جو قریباً دو روپے فی گھماؤں ہوگا۔ بذمہ مرتہن ہوگا محفوظ تجارت میں روپیہ لگانیوالے احباب اسموقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

کیا پھر پچھتانے کا منشا ہے

جس طرح موتی سرمہ (رجسٹرڈ) آج جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہی ٹھیک اسیطرح اکسیر البدن بھی جملہ بدنی و دماغی کمزوریوں کیلئے تریاق تسلیم کیگئی ہے جو موسم سرما کے عوارض نزلہ زکام و کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کریگی۔ پٹھوں کو مضبوط بنائیگی۔ دل و دماغ کو تقویت دیگی۔ گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کریگی جب پہلے ماہ گذشتہ میں یہ دوا تیار کی گئی۔ تو اپنی عمدگی کیوجہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی اور کئی درخواستیں بدوں تعمیل کے پڑی ہیں اب دوبارہ موسم برسات شروع ہو چکا ہے جس میں خالص ادویات کا ملنا قریباً مشکل تھا۔ فائدہ اٹھا کر کے ہاتھ میں ہے کیونکہ حقیقی شافی وہی ہے مگر میری غرض یہ کہ اپنی طرف سے عمدہ و خالص ادویات پبلک کے سامنے پیش کروں یہ چہرہ ماہ کی دوڑ دھوپ کے بعد الحمد للہ اب میں حسب منشاء دوا پبلک کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہوا ہوں لہذا وہ لوگ جنہیں اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے جنکی بغیر اس کے زندگی بے مزہ ہے فوراً اکسیر البدن طلب کرنی چاہیئے جو جسم کو چست بنا دیگی اور نئی امنگ اور اعضاء میں نئی ترنگ اور دل و دماغ میں نئی جولانی پیدا کریگی۔ ضرورت اس امر کی نہ ہو کہ آپ انکو منگوانے میں سستی کریں وہ ختم ہو جائے تو پھر مثل سابق آپکو کئی ماہ کا انتظار کرنا پڑے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپیہ (ﷲ)

مینیجر نور اینڈ سنز فضل بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

(اشتہارات)

روح افزا بشارت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا تازہ پُر معارف کلام

گنجینہ معرفت حصہ دوئم

"کلام محمود"

حضرت ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خاص تلطف و شفقت قدیمہ کے ماتحت اپنی تازہ پُر معارف نظمیں بغرض اشاعت اس عاجز کو عنایت فرمائی ہیں۔ اس بیش بہا عطیہ کو بصورت حصہ دوئم کلام محمود احباب تک پہنچاتا ہوں انشاء اللہ العزیز جلسے سے پہلے پہلے چھپ کر تیار ہو جائیگی۔

ایک اور نئی طرز کی تصنیف

"حقیقۃ المجنون"

سنت قدیمہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی منکرین نے علاوہ اور الزامات کے مجنون اور مریض مالیخولیا قرار دیا۔ اور یہ صداقت نامہ کے لئے ضروری تھا۔ لیکن اب تک کسی نے مستقل رسالہ اس موضوع پر لکھنے کی جرأت نہیں کی۔ مگر پچھلے سال اس کمی کو بھی ایک منچلے منکر نے پورا کر کے ایک رسالہ "دو دل" شائع کر دیا ہے جس میں حضرت اقدس کو مریض مالیخولیا اور مجنون ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ مگر خدا کی شان کہ اسی سرزمین سے جس سے وہ رسالہ شائع ہوا ہے۔ ہمارے ایک احمدی دوست نے اسکا ایسا دندان شکن اور مفصل جواب لکھا ہے کہ انشاء اللہ تا قیامت اس کا جواب لکھا نہیں جا سکیگا۔ پیرایہ محققانہ اور دلچسپ ہے جو عیوب اور نقائص منکر نے مسیح موعود علیہ السلام پر لگائے تھے وہی عیوب اور نقائص اس منکر کے وجود میں ثابت کر کے دکھائے گئے ہیں۔ غرضیکہ نہایت لطیف پیرایہ ہے۔ لیا ہے

قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶/

علامہ میر محمد اسحاق صاحب فاضل

کی تازہ ترین بیش بہا تالیف

اخلاق نبوی

آنحضرت صلعم کا اسوہ حسنہ اخلاق فاضلہ کے بہترین اسباق اور صحابہ کرام کے ایثار اور اطاعت کے بے نظیر نمونے اسلامی زندگی کا صحیح فوٹو

الحمد للہ کہ جس اہم اور ضروری تالیف کے متعلق مکرم میر صاحب عرصہ آٹھ ماہ قبل بطور تمہید اخبار ہذا میں اعلان کر چکے ہیں اور جس کے لئے احباب چشم براہ ہو رہے ہیں۔ وہ اب نہایت آب و تاب اور خوبصورتی سے تیار ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً اس کی کس قدر ضرورت ہے یہ محتاج بیان نہیں۔ کہنے کو تو ہم مسلمان اور احمدی مسلمان ہیں۔ مگر عملاً جو نمونہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں قریباً بالکل مفقود ہے پھر ایسے مسلمان کہلانے کا کیا فائدہ جس کا نتیجہ عبث ہو اور آجکل یہی ایک بات ہے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ قریباً ہر خطبہ میں زور دیتے ہیں پس اس اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ میر صاحب نے یہ شاندار کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اس میں اس قدر احتیاط برتی گئی ہے کہ اپنی طرف سے ایک لفظ بھی زیادہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف احادیث صحیحہ کا سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ ایسی خوبصورتی اور دلآویز طریق سے کیا گیا ہے کہ معمولی سے معمولی پڑھا لکھا بچہ اور جوان۔ عورت اور مرد نہ صرف بآسانی سمجھ لیگا۔ بلکہ وہ دلچسپ واقعات اور آنحضرت اور آپکے صحابہ کرام کے حالات اور قصے پڑھکر ایسا ممکن ہو جائیگا کہ بغیر ختم کئے اور بغیر بیشتر ان پر عمل پیرا ہوئے اس کتاب کو چھوڑ نہیں سکیگا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ اور خاص اہتمام سے کیا ہے جو خواہ مخواہ ہی دل کو لبھاتا ہے خط جلی اور نہایت دلفریب ہے۔ پانچ سو احادیث کا ترجمہ ہے۔ قیمت ہے جلد ۱۱ مجلد سنہری کپڑا خوبصورت ۱۲ احباب جلد منگالیں۔

اسکے علاوہ اور بھی کئی ایک چھوٹے چھوٹے خوبصورت مختصر رسالے طیار ہیں۔ جن کو دیکھکر کوئی شخص بھی بغیر خریدے نہیں رہ سکیگا۔ سلسلے کے جلسہ پر آپ تو اسکے درست طیار کروا رکھے ہیں۔ کیونکہ وہ نقد قیمت پر مل سکیں گے۔ ورنہ حسرت لیکر واپس لوٹینگے

ملنے کا پتہ کتاب گھر قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس میاں جلال الدین صاحب جج بہادر اجنالہ ضلع امرتسر

بمقدمہ ۹۹۶ ۱۹۲۶ء

ہرنام سوہن ولد ٹھاکر داس ذات سکنہ گگا لو والی تحصیل امرتسر مدعی

بنام

الہی بخش ولد کالو کمبوہ سکنہ گگا لو والی تحصیل امرتسر حال بیڑ گھوڑیاں والی چک نمبر ۵ ضلع منٹگمری مدعا علیہ۔

دعویٰ -/۱۸۴ روپے بروئے تمسک

مقدمہ بالا میں مدعا علیہ عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی برائے حاضری مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۰ ۱۲/۲۶ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر اجلاس ہو کر پیروی وجوابدہی مقدمہ کی کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء برثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آئندہ کرسمس اور سال نو تعطیلات کے موقعہ پر نارتھ ویسٹرن ریلوے میں واپسی ٹکٹ ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء سے لے کر ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء تک۔ اسمیں سے زائد سفر کے لئے جاری کئے جائیں گے۔ جو ۱۹۲۷ء تک کار آمد ہونگے۔

درجہ اول ودوم ایک طرف کا پورا کرایہ۔ اور دوسری طرف کا ایک تہائی ہوگا۔

ڈیوڑھا درجہ ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا نصف ہوگا۔ سوائے کالکا شملہ سیکشن کے جس پر ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا تہائی لیا جائے گا۔

موٹر کاروں کیلئے ٹکٹ واپسی

۱۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء واپسی ٹکٹ مسافر گاڑیوں کے ذریعہ موٹر کاروں کیلئے تا میعاد ۱۴ر جنوری ۱۹۲۷ء ۱½ کرایہ پر بشرطیکہ سفر یکطرفہ۔ اسمیں سے زائد ہو۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تا لاہور دہلی۔ کراچی۔ راولپنڈی اور پشاور جاری کئے جاوینگے۔

دی۔ اے۔ پی۔ بونتھ
برائے ایجنٹ
نارتھ ویسٹرن ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
۴ر نومبر ۱۹۲۶ء

شہر میں با موقعہ زمین فروخت ہوتی ہے

مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے جنوب مشرق ۱۸ مرلہ قطعہ زمین ایک جگہ فروخت ہوتا ہے۔ اس نوع میں نرخ قریباً ۸۰۰/۰ روپے مرلہ ہے۔ جو صاحب

ممالک غیر کی خبریں

سلطان ابن سعود نے فرمان صادر کیا تھا۔ کہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ کو پختہ کر دیا جائے۔ تاکہ دوڑنے والوں کو سہولت ہو اور وہ جلد تھک نہ جایا کریں۔ نیز اس گرد و غبار سے بھی محفوظ رہیں۔ جو اثنائے سعی میں ان پر پڑتی ہے۔ سلطان نے چونکہ تاکیدی حکم صادر فرمایا تھا۔ اس لئے بلدیہ مکہ ان دنوں فرمان شاہی کے نفاذ کے لئے سخت جد وجہد کر رہی ہے۔ پتھر جمع کئے جا رہے ہیں۔ اور ٹیلے وغیرہ ہموار کئے جا رہے ہیں امید ہے کہ آئندہ ہفتہ کام شروع ہو جائے گا۔

لنڈن یکم دسمبر۔ "گولڈن ڈائنگ" ہیرا ۵۰۹۴ پونڈ میں فروخت ہوا۔ اس کے خریدار سر آغا خاں ہیں۔

پیرس ۲ر دسمبر۔ شہزادی تھیریسی آغا خاں کی زوجہ محترمہ ایک "نرسنگ ہوم" میں ایک اپریشن کے بعد فوت ہو گئیں۔

ایمائے ۳ر دسمبر۔ کل رات کینٹن کی فوجیں امن وامان کے ساتھ فوچو میں داخل ہو گئیں۔ گلیوں میں جھنڈیاں آراستہ کی گئیں۔

جنیفہ ۱۰ر نومبر۔ پچاس فرانسیسی ہوائی جہازوں نے دروزیوں کے مورچوں پر بم پھینکے۔ لیکن ان کو کوئی شدید نقصان نہیں ہوا۔ مجاہدین کی تعداد ۱۷ ہزار ہے۔ بلحاظ مذہب ان مجاہدین کی تقسیم حسب ذیل ہے۔ دروزی ۵۰ فیصدی۔ مسلمان ۴۰ فی صدی اور عیسائی ۱۰ فیصدی۔ یہ اولین موقع ہے۔ کہ عیسائی علانیہ طور پر فرانس کے عیسائیوں کے حریفوں کی فہرست میں شامل ہوئے ہیں۔

رگبی ۳ر دسمبر۔ ساڑھے سات لاکھ مزدور ۸ گھنٹے روزانہ کے اصول پر کام کر رہے ہیں۔ کوئلہ کی قیمت ۵ شلنگ سے دس شلنگ فی ٹن ہو گئی ہے۔

پیرس ۲۶ر نومبر یہاں مسلسل خبریں آ رہی ہیں کہ یکف میں ایک لاکھ پچاس ہزار کسان بغاوت پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کئی سوویٹ افسروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور عمارتوں کو آگ لگا دی ہے۔

گورنمنٹ ہند نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی میں ہندوستانیوں کی وحشیوں کی طرح نمائش کا جو واقعہ تھا وہ صحیح ہے۔ جو ہندوستانی وہاں سے جائے گئے۔ اب وہ واپس آ چکے ہیں۔

آگرہ کی خبر ہے۔ کہ رادھا سوامیوں کے گورو اجودھیا پرشاد سرگباش ہو گئے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۳ر دسمبر۔ "سٹیٹسمین" کے "مقالات سیاسیہ" کے زیر عنوان ہندوستانی صاحب قلم نے مصارف انتخابات کا حسب ذیل تخمینہ لگایا ہے۔ بنگال میں قریباً سو حلقہ ہائے انتخابات کے متعلق جدوجہد واقع ہوئی۔ امیدواروں کے مصارف پانچ پانچ ہزار سے لے کر تیس تیس ہزار تک ہوتے رہے ہیں۔ مقابلہ کرنے والے امیدواروں کی تعداد قریباً دو سو تھی۔ اس لئے مجموعہ مصارف بیس لاکھ روپے تک پہنچنے چاہئیں۔ قریباً ۵ لاکھ روپیہ ڈاک خانے اور تار کے محکموں کی نذر ہو گیا۔ قریباً ڈھائی لاکھ روپیہ غیر ملکی تاجروں اور صناعوں کی جیب میں چلا گیا ہے۔ جو کہ موٹروں کی تجارت اور انتظام کرتے ہیں۔ بہت امیدواروں نے موٹر کاریں خریدی بھی ہیں۔ اس کے ساتھ اگر پیٹرول کی رقم بھی اضافہ کی جائے۔ تو پچاس ہزار روپے کی مزید رقم غیر ملکی تاجروں کو دے دی گئی ہے۔ دو کروڑ روپیہ کا کل تخمینہ مصارف ہے۔ جس میں سے ایک چوتھائی امپیریل گورنمنٹ اور قریباً ۳ لاکھ روپیہ غیر ملکی لوگوں کو دیا گیا ہے۔ اور بارہ لاکھ روپیہ یہاں کے لوگوں پر صرف ہوا ہے۔

راولپنڈی ۲ر دسمبر۔ گذشتہ یوم گورو پرب کے موقعہ پر پولیس نے جن ۲۷ مسلمانوں کو سکھ جلوس پر خشت باری کرنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ ان میں سے ۱۲ نالش شناخت کے بعد رہا کر دیئے گئے۔ ۱۴ ملزموں کا چالان دفعہ ۱۴۸ و ۳۶۶ تعزیرات ہند اور باقی ملزموں کا چالان دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند کے ماتحت کیا گیا ہے۔

گذشتہ ماہ ستمبر کے خاتمہ پر ایک ایسا نیا طریقہ استعمال کیا گیا جس کے ذریعہ دریائے جہلم کا پانی چناب میں اور چناب کا پانی راوی میں ڈالا جاتا ہے۔ تاکہ انہار اپر جہلم۔ اپر اور لوئر چناب اور لوئر باری دوآب آپس میں ملا دی جائیں۔ مذکورہ بالا طریق پر ماہ اکتوبر میں پورا عمل درآمد کیا گیا۔

لوئر چناب غربی سرکل میں سیم کے پانی کا انسداد کرنے کیلئے ایک منتخب افسر کے ماتحت ایک دلچسپ تجربہ عنقریب کیا جائے گا۔ محکمہ آبپاشی نے بعض ایسے سیم زدہ رقبوں کی جنہیں زمینداروں لوگوں نے ناکارہ سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ حاصل کر لیا ہے۔

دہلی ۴ر دسمبر۔ مسٹر اے۔ ایس لوٹی سپیشل مجسٹریٹ نے آج شانتی دیوی عرف اصغری بیگم کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے سوامی شردھانند، ڈاکٹر سکھ دیو، ماسٹر گنپت رام، پروفیسر اندر، لالہ کشوری لال، سکرٹری کراچی آریہ سماج اور دیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج پر زیر دفعات ۹۷، ۴۹۸، ۴۹۸، ۳۶۳، ۱۲۰ اے اور ۱۰۹ تعزیرات ہند عبدالحکیم شوہر اصغری بیگم کی طرف سے مقدمہ چل رہا تھا۔

(منشی عبدالرحمٰن کمبوہ قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)